169

نوحہ

ملا ہے کونا سکینہؑ کو قید خانے کا
یتیم پر یہ ستم دیکھئے زمانے کا

وہ دیکھتی رہی اُڑتے ہوئے پرندوں کو
جگر میں رہ گیا ارماں مدینہ جانے کا

سکینہؑ مر گئی بابا کو یاد کر کر کے
تھا اُس کی آنکھوں میں منظر گلہ کٹانے کا

یزید چین سے سو جا کہ تھم گیا آخر
جو سلسلہ تھا سکینہؑ کے تلملانے کا

لہو بہا تو بدن سے چِپک گیا کُرتا
ستم تھا سخت ستمگر کے تازیانے کا

ہے قتل گاہ کبھی اور کبھی ہے قیدِ ستم
یہ کیسا حال ہے شبیرؑ کے گھرانے کا

رسول زادیاں بازار میں پھرائی گئیں
سبب نہ پوچھئے عابدؑ کے سر جھکانے کا

ہے تم پہ قرض مصدقؔ حسینؑ کا ماتم
صلہ نہ مانگنا فرشِ عزا بچھانے کا